Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء
عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ، ۱۹ وفا ۱۳۵۲ ہش، ۱۹ جولائی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۶۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور سفر کی کامیابی کیلئے خاص طور پر دُعائیں کی جائیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں دینی اغراض کی خاطر سفر یورپ پر تشریف لے گئے ہوئے ہیں اور لندن میں قیام فرما ہیں۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے اور اس سفر کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۸ جولائی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔ شدید سر درد کی وجہ سے طبیعت علیل ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

محترم مولانا عبد المالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد گذشتہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب انکی صحت کاملہ کیلئے دُعا فرمائیں۔

طالبات تعلیم القرآن کلاس
۲۷ جولائی کو ربوہ پہنچ جائیں

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ طالبات کی تعلیم القرآن کلاس بجائے ۲۱ جولائی بروز ہفتہ کے ۲۸ جولائی بروز ہفتہ شروع ہو گی۔ لہذا طالبات ۲۷ جولائی کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔ رہائش کا انتظام اس سال نصرت گرلز ہائی سکول کی عمارت میں ہو گا۔

تاریخ کی اس تبدیلی کی اطلاع امراء اور صدر صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں ضرور کر دیں۔

(مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

جماعتوں کو سالانہ رپورٹ کے فارم خانہ پُری کے لئے امراء ضلع کے توسط سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ بعض جماعتوں کی طرف سے یہ فارم نامکمل ہی واپس نظارت ہذا میں بھجوا دیئے جاتے ہیں۔ جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ لہذا صدر صاحبان کو تاکید کی جاتی ہے کہ سالانہ رپورٹ کے فارم مکمل خانہ پُری کرنے کے بعد ہی نظارت ہذا میں بھجوایا کریں۔

(مرزا منصور احمد ناظر اعلیٰ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی مسلمان وہ ہے جو اپنے وجود کو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے وقف کر دے

ایسے شخص سے جو نیکیاں صادر ہوتی ہیں وہ مشقت کی بجائے لذت کا موجب ہوتی ہیں

"مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے اور سپرد کر دے اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضاء اور خوشنودی ہو، اور تمام نیکیاں اور اعمالِ حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ مشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو۔ جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے۔

حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہہ کر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب و مولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے اُس کے آستانہ پہ سر رکھ دیتا ہے۔ سچے مسلمان کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملیگا اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے اور نہ آرام ہیں نہ لذات ہیں تو وہ اپنے اعمالِ صالحہ اور محبتِ الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اُس کی عبادات اور خدا سے تعلق اور اُس کی فرماں برداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بناء اور امید پر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے کہ وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ ہی کی شناخت، اُس کی محبت اور اطاعت کے لئے بنائی گئی ہے اور کوئی غرض اور مقصد اُس کا ہے ہی نہیں۔ اسی لئے وہ اپنی خداداد قوتوں کو جب ان اغراض اور مقاصد میں صرف کرتا ہے تو اُس کو اپنے محبوب حقیقی ہی کا چہرہ نظر آتا ہے۔ بہشت و دوزخ پر اُسکی اصلاً نظر نہیں ہوتی۔ ......

پس حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اِس قسم کی فطرت حاصل کی جاوے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزاء اور سزا کے خوف اور امید کی بناء پہ نہ ہو بلکہ فطرت کا طبعی خاصّہ اور جزو ہو کر ہو۔ پھر وہ محبت بجائے خود اُس کے لئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے اور حقیقی بہشت یہی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ماہِ وفا ۱۳۵۲ھ

موجودہ سفرِ یورپ کی تاریخی اہمیت

یہ ایک حقیقت ہے کہ اغیار ہی نہیں خود مسلمانوں نے بھی قرآن پر کچھ کم ظلم نہیں ڈھایا آج اکثریت نے قرآن مجید سے مُنہ موڑ رکھا ہے۔ نہ وہ اس پر عامل ہیں اور نہ ان میں اسے دنیا میں پھیلانے اور دوسروں کو اس کا گرویدہ بنانے کی کوئی خواہش اور تڑپ پائی جاتی ہے۔ جب وہ خود اس پر عمل پیرا نہیں ہیں تو پھر دوسروں تک اس نعمتِ عظمیٰ کو پہنچانے کے قابل کیسے ہو سکتے ہیں۔ اشاعتِ قرآن کی اوّل شرط خود اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے ضروری تھا کہ آپ قرآن کی عظمت کو دلوں میں قائم کرتے اور اسے دنیا میں پھیلاتے۔ چنانچہ آپؑ نے جہاں اپنی بیش بہا تصانیف میں قرآنی علوم و معارف کے دریا بہا کر قرآنِ مجید کے محاسن و فضائل سے دُنیا کو آگاہ فرمایا وہاں اپنی جماعت کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ قرآن ہاتھ میں لے کر دنیا میں نکلے اور دنیا پر اس کی عظمت ظاہر کرے۔ اور فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہیں خدا تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی چلی جائے گی اور کامیابی تمہارے لئے مقدر کر دی جائیگی اور اس طرح دنیا پر یہ امر روزِ روشن کی طرح آشکار ہو جائے گا کہ آج دُنیا میں تم ہی خدا تعالیٰ سے مدد یافتہ ہو۔ چنانچہ آپؑ نے اس امر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جو ظلم اس وقت کتاب اللہ پر اندرونی یا بیرونی طور پر کیا گیا ہے جو فرقہ اس ظلم کا انتقام لینے والا اور کتاب اللہ کے جلال اور عظمت کو ظاہر کرنے والا ہوگا وُہی خدا سے تائید پائے گا اور اُسی کی کامیابی خدا کے حضور سے مقدر ہے۔ جو اس ظلم کی اصلاح کرے گا خواہ اس فرقہ کا کوئی نام ہو اگر وہ فرقہ دین کے لئے غیرت رکھتا اور کتاب اللہ کی عزت کے لئے ننگ و نام کو کھوتا ہے تو اُس وقت ایک لذت اور بصیرت کے ساتھ خود بخود روشن ہو جائے گا کہ یہی خدا سے مدد یافتہ ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۴۵)

اور چونکہ قرآن کو عزت دیئے بغیر، قرآن سے محبت کئے بغیر اور قرآن پر عمل پیرا ہوئے بغیر خدمت قرآن کی توفیق نہیں مل سکتی تھی اسلئے آپ نے اپنی جماعت کو ایک ضروری تعلیم یہ دی کہ:۔

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے، جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوعِ انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدمزادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اُس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح)

قرآن پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے سے متعلق اس ضروری تعلیم اور قرآن کی عظمت کو دُنیا پر ظاہر کرنے کی اِس انتہائی اہم تلقین کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آج رُوئے زمین پر جماعت احمدیہ کو منفرد طور پر قرآن کی عظمت دنیا پر آشکار کرنے اور قرآن کو ساری دنیا میں پھیلانے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک انقلاب عظیم رُونما ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس کا تازہ ترین ثبوت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا موجودہ سفر یورپ ہے جو حضور نے اُس سرزمین میں نہایت وسیع پیمانہ پر قرآن مجید کی اشاعت کے پاک مقصد سے اختیار فرمایا ہے اور اختیار بھی فرمایا ہے مغربی افریقہ میں اشاعت قرآن کی نہایت کامیاب مہم جاری فرمانے کے بعد۔ ابھی تو قرآن مجید کے ایک لاکھ نسخے ہی دنیا کے مختلف علاقوں میں تقسیم کئے گئے ہیں حضور کی کوشش اور تڑپ یہ ہے کہ پانچ سات سال کے اندر دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ قرآن مجید کے دس لاکھ نسخے دنیا کے ہر ملک اور ہر خطہ میں تقسیم کر دیئے جائیں تا دنیا کے ہر مرد اور ہر عورت کیلئے اس سے استفادہ کرنا اور اس کے انوار سے حصہ لینا آسان ہو جائے۔

قرآن مجید کی اتنے وسیع پیمانہ پر اشاعت اور اس کی تقسیم کے اتنے وسیع انتظامات کی توفیق کا ملنا جماعت احمدیہ کے مؤید من اللہ ہونے کا ایک درخشندہ ثبوت ہے اسی لئے مغربی افریقہ کے سفر کی طرح حضور ایدہ اللہ کا موجودہ سفرِ یورپ بھی تاریخی اہمیت کا حامل اور تائید و نصرت الٰہی کا ایک تابندہ نشان ہے جو دنیا پر یہ آشکار کر رہا ہے کہ آج روئے زمین پر یہی جماعت ہے جو خدا تعالیٰ سے مدد یافتہ ہے اور اسی کے لئے دنیا میں کامیابی اور غلبہ مقدر ہے اور اس آخری زمانہ کی یہی وہ جماعت ہے جس کے خلاف بفضل اللہ تعالیٰ داورِ محشر کے حضور یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا کا استغاثہ دائر نہ ہوگا بلکہ قرآن سے غایت درجہ کی محبت اور قرآن مجید کی امتیازی خدمت کیوجہ سے جو عند اللہ سرخرو اور فائز المرام قرار پائے گی۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

اشاعتِ قرآن کے پاکیزہ مقاصد کی خاطر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا عزمِ سفرِ یورپ

اس دُعائیہ نظم میں ہر تین مصرعوں کے بعد "کلامِ محمود" کا ایک دُعائیہ شعر پیش کیا گیا ہے۔

جب باغبان باغ سے رخصت ہُوا کرے
اہلِ چمن کو جب غمِ فرقت ملا کرے
ہر دردمند مرغِ چمن یوں دُعا کرے

"ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے"

قصدِ دیارِ غرب ہے قرآن کے لئے
ہمدردئ خلائقِ رحمان کے لئے
تیاریاں ہیں "فتحِ نمایاں" کے لئے

"سایہ فگن رہے وہ تمہارے وجود پر
شامل رہے خدا کی عنایت خدا کرے"

اللہ کے کلام کا ظاہر ہو مرتبہ
دانشورانِ غرب بھی دیکھیں وُہ دلربا
مقبول ہر دیار میں ہو دینِ مصطفےٰؐ

"بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے"

یورپ کی سرزمین میں مانندِ آفتاب
چمکے ہر ایک گھر میں یہ اللہ کی کتاب
اس مقصدِ عظیم میں ہوں آپ کامیاب

"قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے"

مولا یہ کارواں رہے ہر دم رواں دواں
سبطِ مسیحِ پاک ہے سالارِ کارواں
محوِ دُعائے خاص ہے شبیرِ بے زباں

"ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خدا کرے"

(چوہدری شبیر احمد - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی جرمنی میں اسلام اور عیسائیت پر کامیاب مباحثہ

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری۔ مبلغ انچارج مغربی جرمنی

سال نو کے اوائل میں ہمیں ٹیلیفون پر فرانکفورٹ کی ایک مضافاتی بستی نوایزن برگ Neu Isenburg سے کے سینٹ جاسف چرچ کی طرف سے اطلاع ملی کہ وہ اپنی سوسائٹی میں اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر تقریر کروانا چاہتے ہیں۔ ہماری طرف سے اثبات میں اطلاع ملنے پر انہوں نے ۲ تبلیغی کی تاریخ مقرر کر کے پروگرام بنا لیا۔ مقررہ دن خاکسار اور برادرم ہدایت اللہ (جرمن نومسلم بھائی) دونوں دئے ہوئے پتہ پر پہنچے۔ تقریر کا وقت ساڑھے آٹھ بجے شام رکھا گیا تھا۔ اجلاس کے منتظمین نے پہلے تو ہمارا شکریہ ادا کیا کہ ہم نے تنگ وقت میں اور وہ بھی ٹیلیفون پر ان کی دعوت قبول کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ پھر برادرم ہدایت کے متعلق یہ معلوم کر کے کہ وہ جرمن نومسلم ہیں۔ وہ بہت ہی متاثر ہوئے مختصر سے تعارف کے بعد خاکسار تقریر کے لئے کھڑا ہوا پہلے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی پھر اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ پھر حاضرین سے خطاب کیا خاکسار نے بتایا کہ تقریر کا موضوع اسلام اور عیسائیت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ایک ایسا میدان تلاش کرنا چاہتے ہیں جہاں اسلام اور احمدیت دوش بدوش ہو کر لادینیت اور مادیت کی زہریلی ہوا کا مقابلہ کر سکیں۔ دونوں مذہب ہی خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کو پرستش کے لائق قرار دینے پر متفق ہیں۔ اسلام کی رو سے دین اسلام گذشتہ ادیان کی تکمیل کیلئے آیا ہے نہ کہ ان کو مٹانے کے لئے اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث پیش کی جس میں آپ نے دین کو تمثیلاً ایک محل قرار دے کر شریعت قرآنیہ کو اس کی تکمیل کی آخری کڑی قرار دیا ہے۔ پھر نئے اور پرانے عہد نامہ سے آنحضرت صلعم کے ظہور کے متعلق پیشگوئیاں بیان کر کے آپ کی ذات بابرکات پر انہیں چسپاں کر کے یہ بتایا کہ چونکہ آنحضرت صلعم نے گذشتہ آسمانی صحائف کی تصدیق کی ہے اسلئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کا لایا ہوا دین ان صحائف کو مٹانے کا ذریعہ ہو بلکہ ان کے برعکس اسلام پہلا وہ مذہب ہے جس نے یہود اور عیسائی دونوں قوموں کو تعاون کی دعوت دی۔ مگر اہل کتاب چودہ سو سال تک اسلام کی اس دعوت کو ٹھکراتے رہے اب سے صرف چند سال قبل عیسائیت کے ایک حصے یعنی کیتھولک چرچ کی طرف سے مسلمانوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے کی صدا بلند ہوئی اس سے مراد ویٹیکان کی کونسل دوئم کی وہ قرارداد ہے جس میں مسلمانوں کو خدائے واحد کا پرستار قرار دے کر ان کے ساتھ صلح اور محبت کے ساتھ رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ تاہم خاکسار نے بتایا کہ اس قرارداد میں اگرچہ مسلمانوں کی بحیثیت قوم تعریف کی گئی ہے مگر وہ وجود جو ان کی جان ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات اور قرآن پاک ان کے متعلق اس قرارداد میں ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا۔ مزید یہ کہا کہ اگرچہ ان دونوں بابرکت وجودوں کے متعلق عیسائیت کی طرف سے اب تک رسمی طور پر کوئی قرار نہیں مگر انفرادی طور پر کئی منصف مزاج مغربی مفکرین جن میں کئی بڑے بڑے پادری بھی شامل ہیں۔ ان کی حقانیت کا علی الاعلان اقرار کر چکے ہیں۔ اس ضمن میں خاکسار نے چند مستشرقین مثلاً [illegible] تھامس کارلائل فولڈکی۔ اور جارج برنارڈ شا کے حوالجات پڑھ کر سنائے آخر میں خاکسار نے قرآن کریم میں سے حضرت عیسیٰ کے ارفع مقام، حضرت مریم کے مطہر اور پاکباز ہونے اور مسیح کے حواریوں کی اطاعت کے قابل تقلید نمونہ کے ضمن میں آیات پڑھ کر سنائیں۔

تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ جن میں سے اہم سوالات اور ان کے جوابات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ان سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ مغربی دنیا کا تصور اسلام کے بارے میں کس قدر محدود ہے۔

سوال:- اسلام میں تعدد ازدواج کی اجازت کیوں ہے

جواب:- اسلام نے صرف ایک قومی اور معاشرتی ضرورت کا جواز پیدا کیا ہے اور وہ بھی اتنی قیود کے ساتھ کہ باوجود اسکے کہ یہ جواز موجود ہے اسلامی ممالک میں اس سے فائدہ اٹھانے والوں کا تناسب بہت ہی کم ہے۔ اگر یہ جواز نہ ہو تو آپ خود ہی بتائیں کہ اگر کسی وجہ سے (مثلاً جنگ کی صورت میں) مردوں کی تعداد عورتوں کی نسبت گھٹ جائے تو عورتیں کہاں جائیں خاص طور پر بیوائیں کیا کریں۔

سوال:- مکہ کو کیوں مقدس خیال کیا جاتا ہے؟

جواب:- کیونکہ ایک تو یہ آنحضرت صلعم کا مولد ہے۔ دوسرے اس میں خدا کا وہ گھر (یعنی خانہ کعبہ) ہے جس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے رکھی۔ تیسرے اس مقام کو اسلام کے ایک بنیادی رکن کی تکمیل کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ رکن خود ابراہیم کے وقت سے جاری ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام گذشتہ ادیان کو زندہ کرنے کے لئے آیا ہے۔

سوال:- کیا مسیح کا بن باپ پیدا ہونا ان کی افضلیت کو ثابت نہیں کرتا؟

جواب:- نہیں۔ اوّل خود مسیح نے اسے کہیں بھی اپنی وجہ فضیلت قرار نہیں دیا۔ دوئم بن باپ پیدا ہونے کے باوجود مسیح انجیل اور اسلام کے نزدیک انسان تھے ان کی نسبت صرف پیغمبر ہونے کی وجہ سے دوسرے انسانوں پر تھی نہ کہ انبیاء پر۔ اگر بن باپ پیدا ہونا وجہ فضیلت ہے تو بن ماں باپ پیدا ہونا تو بدرجہ اولیٰ افضل ہوا۔ کیا آپ حضرت آدمؑ کو حضرت مسیح سے افضل قرار دیتے ہیں

سوال:- حضرت مسیح تو تخلیق کئے گئے پیدا نہیں ہوئے؟

جواب:- یہ صرف لفظی ہیر پھیر ہے۔ سوال صرف معرض وجود میں آنے کا ہے کیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضرت مسیحؑ کی بن باپ تخلیق کی گئی (اس جواب پر سائل بہت ہی خوش ہوا اور دوسروں نے بھی اس خوشی میں شریک ہو کر تالیاں بجائیں۔)

سوال:- اب جبکہ عورتوں کو آزادی دی جا رہی ہے تو اسلام نے اس میں کیا رول ادا کیا ہے۔

جواب:- عورتوں کو آج آزادی نہیں دی جا رہی بلکہ یہ عمل صدیوں سے چلا آرہا ہے عورتوں کو پہلی بار آزادی آنحضرت صلعم کے ذریعہ اسلام کے اندر دی گئی۔ اس سے قبل عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی اسلام نے کہا جیسے مردوں کے حق عورتوں پر ہیں۔ اسی طرح عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں۔ اسلام نے عورت کو ورثہ کا حقدار قرار دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ پھر مسلمانوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف عورتوں کی آزادی غصب کر لی۔ اب پھر عورتیں اس آزادی کو واپس لے رہی ہیں آپ کی یا اہل مغرب کی اس میں کوئی خوبی نہیں۔

سوال:- زمانہ کے موجودہ تقاضوں کے پیش نظر مذہبی اصولوں میں بعض اہم تبدیلیاں کی جا رہی ہیں کیا اسلام میں بھی اس قسم کی تبدیلیوں کا امکان ہے؟

جواب:- انسان اپنے بنائے ہوئے قوانین میں ہمیشہ تبدیلی کرتا چلا آیا ہے۔ اسلام قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا قانون قرار دیتا ہے اور خدا کے قانون میں انسان تبدیلی کرنے کا حقدار نہیں ہو سکتا اس لئے کہ خدا خود کرے اور وہ کرتا چلا آیا ہے قرآن کریم کو اس نے البتہ قیامت تک اٹل قرار دیا ہے اس میں تبدیلی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

سوال:- اگر یہ درست ہے کہ اسلام گذشتہ ادیان کو مٹانے کے لئے نہیں آیا تو اسلام کو تلوار کے ذریعہ کیوں پھیلایا گیا؟

جواب:- اسلام پر یہ الزام غلط ہے اسلام نے صرف دفاع کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت دی ہے اگر بعض مورخین یہ الزام لگاتے ہیں تو کئی چوٹی کے مورخین وہ بھی ہیں جو اس الزام کی پرزور تردید کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

(مکرم ملک عبد المالک خان صاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائن لاہور)

میری حقیقی ممانی اور خوشدامن محترم مکرمہ حرمت بی بی صاحبہ بیوہ حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی کی وفات اور تدفین کا ذکر الفضل ۱۴ جون میں آچکا ہے مرحومہ نے اپنے صحابی خاوند کی رفاقت میں ۵۵ سال بڑی آسودگی مگر مجاہدانہ حالت میں بسر کئے۔ پھر ۲۲ سالہ بیوگی کے زمانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایثار قربانی۔ فدائیت میں ذرا فرق نہیں آنے دیا۔

مرحومہ بہت عبادت گزار، صدقہ و خیرات کرنے اور پردہ کی پابندی کرنے والی اور مہمان نواز خاتون تھیں ضعیفی اور جسمانی کمزوری کی حالت میں بھی نماز اور تلاوت قرآن کریم میں ناغہ نہیں ہونے دیا۔ رمضان شریف میں تو چار پانچ دفعہ قرآن کا دور پورا کیا کرتی تھیں اُن کے اس طرح قرآن کریم سے لگاؤ، عزم مستحکم اور ہمت پہ ان کی اولاد رشک کرتی تھی۔ مرحومہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے سب سے بڑے بچے کا علاج کرانے کے لئے قادیان میں عرصہ تک قیام کیا۔ اور حضور کے درسِ قرآن سے مستفید ہوتی رہیں۔ جمعہ اور عیدین کی نمازیں اپنے بڑے لڑکے مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کے ساتھ مسجد میں جاکر باقاعدہ ادا کرکے خوشی اور تشکر کا اظہار فرماتیں تعمیر مسجد دارالذکر لاہور کے لئے ہر جمعہ چندہ ضرور پیش کرتیں اللہ تعالیٰ نے قربانیوں کے عوض میں اُن کو دین اور دنیا کی نعمتوں سے نوازا اور فرمانبردار اولاد دی۔ الحمد للہ۔

تحریک جدید میں صدقہ جاریہ کے طور پر اپنے مرحوم خاوند اور سب سے بڑے لڑکے شیخ عبدالقیوم خان مرحوم (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) کی طرف سے ہر ماہ اپنے چندہ کے ساتھ اُن کا حصہ بھی ادا فرمایا کرتی تھیں۔

ان کے دل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خاندان کی بابرکت خواتین اور خلفائے کرام سے بے حد عقیدت، محبت اور فدائیت کا جذبہ کارفرما تھا۔ سیدہ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی خدمت مبارک میں جب بھی جاتیں تو حسب توفیق نذرانہ کے طور پر بہتر سے بہتر تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتیں اور دعائیں لیتیں۔

تقسیم ملک سے پہلے سیدہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا جب بھی بٹالہ تشریف لے جاتیں تو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مرحومہ کے گھر کو رحمت و برکت سے نوازتیں اس ذرہ نوازی پہ ہماری ممانی صاحبہ مرحومہ پھولی نہ سماتیں بعد حمد و ثناء کے گیت گاتیں اور سجدات شکر ادا کرتیں۔ اور فرماتیں کہ اس زمانہ کی بزرگ ترین ہستی نے میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرما کر اسے پھولوں اور برکتوں سے بھر دیا۔

مرحومہ بہت مہمان نواز اور صدقہ و خیرات کرنے والی خاتون تھیں۔ خویش و اقارب کے علاوہ ہر ایک کے لئے خیر اور کشش کا باعث تھیں۔ مسجد ان کے گھر کے ساتھ تھی اور بھینس رکھنے کی عادت تھی اس لئے جو معمر مخلص احمدی احباب مسجد میں نماز ادا کرنے آتے ان کی تواضع لسی اور مکھن سے فرماتیں اس کے علاوہ اردگرد کی غریب عورتیں اکثر ان کے در پہ پہنچ کر گوہر مراد حاصل کرتیں سلسلہ کی مخالفت کرنے والوں سے کوئی واسطہ نہ رکھتیں۔

بٹالہ قادیان ریلوے بننے سے قبل حضرت شیخ عبدالرشید صاحب مرحوم کا گھر احمدی مہمانوں کی خدمت کے لئے مخصوص تھا۔ رات کی گاڑی سے بٹالہ پہنچنے والے احمدی احباب یکہ کی سواری نہ ملنے پر وہاں ہی مختصر قیام فرماتے۔

ایک دفعہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب میرے ہاں لاہور میں غریب خانہ پر تشریف لائے وہاں میرے محسن ماموں حضرت شیخ عبدالرشید صاحب کی تصویر دیکھ کر فرمانے لگے کہ یہ بہت مجاہد اور دلیر انسان تھے ان کی بیگم صاحبہ کو مہمان نوازی میں کمال حاصل ہے پھر فرمایا مجھے وہ واقعہ نہیں بھولتا جب رات کے بارہ بجے کی گاڑی سے بٹالہ پہنچا اور ان کے گھر قیام کے لئے گیا تو محترمہ (حرمت بی بی صاحبہ) نے سردی کے موسم میں چند منٹوں میں گرم گرم چپاتیاں اور انڈوں کا سالن بنا کر میرے لئے نیچے دیوان خانہ میں بھیج دیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ پاؤں گرم کرنے کے لئے شیشے کی بوتل میں گرم پانی ڈال کر دیا۔ محترم شاہ صاحب ان کی مستعدی اور حسنِ انتظام کی بہت تعریف فرماتے۔

بٹالہ چونکہ مخالفت کا گڑھ تھا اس لئے وہاں جلسے جلوس اور مناظرے اکثر ہوتے رہتے تھے گردونواح کے احباب جماعت کثرت سے شرکت کے لئے تشریف لاتے۔ اُن کی مہمان نوازی کا سارا انتظام شیخ صاحب مرحوم اپنے گھر والوں کے سپرد کرتے چنانچہ کھانے کی تیاری میں ان کی رفیقہ حیات کمر کس لیتیں وہ ایسی منتظم تھیں کہ چند گھنٹوں میں سینکڑوں احباب کے لئے روٹی سالن پکوا لیتیں۔ اردگرد کی غریب عورتوں کی چونکہ اکثر امداد اور حاجت روائی فرماتی رہتی تھیں اس لئے وہ ایسے وقت پر بخوشی کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے شرکت کرتیں۔ پندرہ بیس چولہے تپ جاتے اور مہمانوں کے لئے کھانا تیار ہو جاتا۔ غرضیکہ احباب جماعت کی خدمت کو وہ اک فضل الٰہی سمجھتیں۔

محترم شیخ صاحب مرحوم جماعت بٹالہ کے بہت دلیر و نڈر صدر تھے۔ سرگرم کارکن تھے اس لئے مخالف ٹولہ خاص طور پہ احراری ٹائپ کے لوگ اکثر جلوس نکال کر شیخ صاحب موصوف کے گھر کے سامنے ٹھہر کر نعرہ بازی کرتے اور گالی گلوچ کرتے اور نامناسب حرکتیں کرتے ایک دفعہ گھر کے مرد باہر تھے اور جلوس آگیا مستورات کو شرپسندوں کی بدزبانی اور بیہودہ گوئی سے بہت تکلیف پہنچی۔ مگر جلوس وہاں سے ہٹتا ہی نہ تھا اس لئے گھر کی عورتوں نے باوجود صابر اور بردبار ہونے کے اپنی غیرت کا ثبوت اس طرح دیا کہ چولہے کی راکھ اکٹھی کرکے گملوں سے ان کے سروں پر پھینکی۔ راکھ کا پڑنا تھا کہ مخالف لوگ بھاگ اٹھے اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب طاری کرکے اپنی سنت مستمرہ کے مطابق تائید و نصرت کا نشان ظاہر فرمایا۔

مرحومہ بہت دعاگو۔ عبادت گزار نماز روزہ اور تہجد کی ادائیگی میں معروف تھیں لیکن حج کا موقع نہ ملنے پر دل میں قلق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعا اور خواہش کو بھی پورا فرمایا چنانچہ انہوں نے خود حج بیت اللہ شریف کیا اور اپنے مرحوم خاوند شیخ عبدالرشید صاحب کا حج بدل بھی کرایا اس بارے میں ان کے لڑکوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ملی اور سب حج کی برکت سے مالا مال ہوئے خاکسار اور میری بیوی (ان کی بڑی لڑکی اصغری بیگم) کو بھی حج بیت اللہ شریف کے لئے تحریک فرماتی رہتیں تاکہ ہم بھی اپنے آباؤ اجداد اور ننہیال کی حجاج کی صف میں شامل ہو جائیں۔ سو الحمد للہ کہ ہم دونوں میاں بیوی کو بھی خدا کے فضل سے اس نعمت کے حصول کے لئے ۱۹۶۹ء میں توفیق مل گئی۔ وللہ الحمد۔ ہماری اس خوش نصیبی پر محترمہ مرحومہ نے ہمیں متعدد تحفے تحائف عطا کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے احسانات کا بہترین بدلہ ان کو جنت الفردوس میں عطا کرے۔ آمین

چونکہ بچپن میں ہی راقم الحروف کے والد بزرگوار فوت ہو گئے تھے اس لئے میری ممانی محترمہ حرمت بی بی صاحبہ اور بزرگ ماموں صاحب نے میری والدہ ماجدہ بے بے صاحبہ کی ہر طرح خدمت کی دلداری۔ ہمدردی اور مدد فرمائی۔ دونوں کی طبیعت میں بیوگان اور یتامیٰ کی خبر گیری اور شفقت کا جذبہ بے حد تھا میری تربیت اور تعلیم میں دونوں نے خاص دلچسپی ظاہر فرمائی اپنے بچوں جیسا سلوک میرے ساتھ کیا بلکہ بعض حالات میں ان پر مجھ کو ترجیح دی اور ہر طرح سے اپنے اعتماد میں لیا۔ جب میں برسر روزگار ہوا تو اپنی بڑی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کرکے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ ہمارا یہ پودا لگاتے ہوئے میری محترمہ محسنہ ممانی صاحبہ میری خوشدامن ہو گئیں ہم کو بہت دعائیں دیتیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے ہمارے بوٹے کو پھول اور پھل کثرت سے لگائے ہیں۔ اور نیک اولاد اور اولاد در اولاد دی۔ الحمد للہ۔ میرے بڑے لڑکے عبداللطیف خان کو اپنا سب سے چھوٹا بیٹا سمجھتیں اس کو پڑھائی کے لئے قادیان داخل کرایا خود بھی کو بٹالہ سے قادیان چھوڑنے کے لئے جاتیں۔ غرض مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں ؎

اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار احسان اور شکر ہے کہ اس کی دی ہوئی توفیق سے خاکسار کو ان کی آخری خدمت یعنی وصیت کی تکمیل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست پیش کرنے اور میت کو اپنے ہاتھ سے سپرد خاک کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے ہمارے خاندان کے جملہ افراد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۲۶۷

میں سکینہ بی بی زوجہ حنیف احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰/- بذمہ خاوند
۱/۲ تولہ زیور طلائی مالیتی ۱۷۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: سکینہ بی بی زوجہ حنیف احمد معرفت غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد: حنیف احمد خاوند موصیہ چک پٹھان ڈاکخانہ عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد چک پٹھان ڈاکخانہ عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۱۲۶۸

میں ظفر احمد سرور ولد چوہدری شبیر احمد صاحب قوم چوہان پیشہ تعلیم عمر ۲۳ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیا جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ظفر احمد سرور متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ابن چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد: حافظ محمد صدیق متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: ملک عبد الحفیظ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۶۹

میں عائشہ امینہ زوجہ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰/- روپے
زیور طلائی ۱۲ تولے مالیتی ۳۶۸۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: عائشہ امینہ زوجہ مبارک مصلح الدین احمد سیکرٹری کوارٹر ۳ تحریک جدید ربوہ

گواہ شد: غلام محمد ولد محمد دین نائب ناظر بیت المال خرچ

گواہ شد: مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۷۰

میں عنایت اللہ اٹھوال ولد چوہدری محمد علی صاحب اٹھوال قوم اٹھوال جٹ پیشہ زمینداری۔ پیدائشی احمدی ساکن محبت آباد ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ نیز میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عنایت اللہ ولد چوہدری محمد علی اٹھوال ساکن محبت آباد معرفت غلام رسول کریانہ مرچنٹ نمبر ۳ ضلع تھرپارکر

گواہ شد: محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد: محمد علی اٹھوال خرد وصیت ۱۳۰۶۶

مسل نمبر ۲۱۲۷۱

میں رسول بی بی زوجہ شیخ محمد عظیم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپے بذمہ خاوند
زیور طلائی ایک تولہ ۳۷۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد: رسول بی بی اہلیہ شیخ محمد عظیم صاحب ۱/۱۲ دار النصر غربی۔ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: محمد عظیم خاوند موصیہ محلہ دار النصر غربی ربوہ

گواہ شد: عبد الغفور ولد محمد دین سیکرٹری مال دار النصر غربی۔ ربوہ

توسیع اشاعت الفضل کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو توسیع اشاعت الفضل کے سلسلے میں علاوہ بعض دیگر مقامات کے ذیل کے مقامات پر خدمت سے بھجوایا گیا ہے۔

ملتان	مظفر گڑھ	علی پور گھلواں	اوچ شریف
احمد پور شرقیہ	خان پور	رحیم یار خان	شکار پور
جیکب آباد	کوئٹہ	سکھر	روہڑی
خیر پور میرس	محراب پور	کنڈیارو	کوٹ ڈی
بادھی	نواب شاہ	شہداد پور	حیدر آباد
بدین	ٹنڈو غلام علی	بشیر آباد	میر پور خاص
ڈگری	نو کوٹ	فضل بھمبرو	محمد آباد
نبی سر روڈ	کنری	لاہور	سیالکوٹ

مکرم خواجہ صاحب موصوف توسیع اشاعت الفضل کے فریضہ کی انجام دہی کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کے فرائض بھی ادا کریں گے متعلقہ جماعتوں کے افراد کرام صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ نمائندہ الفضل سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دعا

میرے بیٹے داؤد ناصر نے جو چوہدری بشیر احمد صاحب صدر حلقہ سلطان پورہ لاہور کا نواسہ اور چوہدری محمد صادق صاحب آف قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ ساڑھے چار کی عمر میں پورا قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم سب پر خاص احسان ہے۔ اس سلسلہ میں قارئین کرام اور بزرگان دین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے ذہن کو قرآن مجید کی برکت سے جلا بخشے۔ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی برکات سے دین و دنیا میں نمایاں ترقیات سے نوازے آمین۔ (ناصر احمد انگی ایگزیکٹو انجنیئر سوئی ناردرن گیس پشاور)

قارئین کرام!

اگر آپ نے ماہ جون کی کریڈٹ کارڈ ابھی تک مرسل کو ارسال نہیں کی تو بلا تاخیر ارسال کر دیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ تقلید مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ نے سہ ماہی دوم میں یعنی ۳۰ جون ۱۹۷۳ء تک اپنا بجٹ سو فیصد ادا کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے گئے۔ حضور نے ملاحظہ فرما کر اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا "الحمد للہ اللہ تعالیٰ احسن جزا دے" امید ہے باقی مجالس بھی ان کی تقلید میں اپنے محبوب آقا کی خوشنودی حاصل کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اپنی مساعی تیز سے تیز تر کرنے کی طرف توجہ کریں گی۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نمبر شمار	ضلع	نام مجالس
۱	کراچی	۱۔ صدر کراچی ۲۔ ناظم آباد کراچی
۲	ملتان	۱۔ میاں چنوں۔ ۲۔ منڈی بورے والا۔ ۳۔ سرائے سدھو
۳	لائلپور	۱۔ چک ۴۴ ۶/ج ب ۲۔ چک ۶۱ دھرڑ ۳۔ چک ۹۴ ۴۔ چک ۱۴۷ چوہڑی ۵۔ چک ۶۷ مال چک ۶۔ چک ۲۶ کلاں ۷۔ چک ۲۷۷ ۲ پلاسور
۴	تھرپارکر	اسلام پور بھٹیاں۔ ۲۔ نوکوٹ ۳۔ پھرڈیچی
۵	ساہیوال	۱۔ چک ۷/A.۷-۱ ۲۔ چک ۹۳/۱۲-ایل
۶	سیالکوٹ	علینو والی
۷	شیخوپورہ	جھنگڑ حاکم والا
۸	سرگودھا	چک ۱۰۸ جنوبی
۹	بہاولنگر	چک نمبر ۵۶/۴-ایل
۱۰	گجرات	کڑیانوالہ۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کابل ۱۸ جولائی۔ کابل ریڈیو نے کل صبح اچانک یہ اعلان کیا کہ ملک کے سابق وزیر اعظم سردار داؤد خان نے فوج کی مدد سے حکومت پر قبضہ کر لیا ہے۔ ظاہر شاہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے۔ اور ملک کو جمہوریہ قرار دے دیا گیا ہے۔

انقلاب کی خبر کابل ریڈیو نے کل صبح سات بج کر ۴۵ منٹ پر سب سے پہلے نشر کی۔ ظاہر شاہ ان دنوں ملک سے باہر ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ شاہ کے خاندان کے افراد کا کیا انجام ہوا۔

سردار داؤد خان ظاہر شاہ کے بہنوئی اور چچا زاد بھائی ہیں۔ دس سال ملک کے وزیر اعظم رہے ہیں۔ ۶ مارچ ۱۹۶۵ء میں مستعفی ہوئے تھے آپ نے کابل ریڈیو پر اعلان کیا کہ ان کی حکومت غیر جانبدارانہ پالیسی پر عمل پیرا رہے گی انہوں نے الزام لگایا کہ شاہ ظاہر شاہ کی حکومت میں ملک دیوالیہ ہونے کے قریب تھا۔ ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے ہتھیار لے کر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ سڑکوں پر فوج کا پہرہ ہے پاکستان اور ایران سے ملحق سرحدیں بند کر دی گئی ہیں۔ ہوائی اڈے بھی بند ہیں ایک اطلاع کے مطابق کل صبح کابل میں تین گھنٹے تک جھڑپیں ہوتی رہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ جھڑپیں فوج اور کن عناصر کے درمیان ہوئی ہیں۔

ریڈیو کابل نے اعلان کیا ہے کہ ملک پر نئی حکومت کا پورا کنٹرول ہے حکومت کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والوں کو موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

شاہ ظاہر شاہ ان دنوں روم کے قریب ایک جزیرہ میں مقیم ہیں جب انہیں بغاوت کی اطلاع ملی تو انہوں نے کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

تصحیح

مورخہ ۱۸/۷ کے الفضل میں وصیت مکرم محمد مطیع اللہ ولد ابو اکبر علی صاحب مرحوم شائع ہوئی ہے اس کا مسل نمبر سہواً ۱۲۶۶ لکھا گیا ہے اصل نمبر یہ ہے ۲۱۲۶۶ احباب درستی فرما لیں۔ (ہیڈ)

نہایت ضروری اعلان

فضل عمر درس القرآن کلاس طلبہ و طالبات کی مورخہ ۲۸ جولائی بروز ہفتہ صبح سات بجے مسجد مبارک میں شروع ہوگی۔ انشاء اللہ۔

طالبات کی پہلے ہفتہ کی بجائے کلاس ۲۱ جولائی کو بعض وجوہ سے شروع نہ ہو سکے گی طالبات مطلع رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ضروری اطلاع

لاہور میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی جملہ مطبوعات مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی رام گلی نمبر ۳ برانڈرتھ روڈ لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ لاہور میں رہنے والی احمدی بہنیں یہ مطبوعات ان سے خرید کر ان کی وسیع اشاعت کرنے کی کوشش کریں۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اہل ربوہ کے لئے ضروری اطلاع

اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بلدیہ ربوہ واٹر سپلائی ٹنکی ٹیوب ویل کی مرمت کے لئے مورخہ ۱۹/۷/۷۳ بوقت ۲ بجے دوپہر سے پانی کی سپلائی تین یوم کے لئے بند کر رہی ہے احباب اس دفعہ کے لئے پانی سٹور کر لیں۔

(سیکرٹری بلدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے"

سالانہ چندہ -/۷ روپے

ایک اطلاع اور درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب زاہد ایم بی بی ایس فزیشن اینڈ سرجن قبل ازیں سالہا سال تک سرگودھا، لیہ، جڑانوالہ، جھنگ۔ بھلوال، اور سعودی عرب میں بطور میڈیکل آفیسر خدمات بجا لا چکے ہیں۔ اب آپ نے بیٹھہ منڈی روڈ۔ نزد گول چوک سرگودھا میں مطب شروع کیا ہے جس میں عام علاج معالجہ کے علاوہ مریض داخل کرنے اور ہر قسم کے اپریشن انجام دینے کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ماہر فزیشن اینڈ سرجن ہی نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوش خلقی اور ہمدردی کے وصف سے بھی متصف فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نوع انسان کی خدمت بجا لانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور آپ کو اپنے غیر معمولی فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(عبد الجبار دار الرحمت شرقی ربوہ)

دو احمدی بچوں کی نمایاں کامیابی

پروجیکٹ ہائی سکول تربیلا ڈیم کی طالبہ پروین اختر بنت غلام محمد صاحب اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۷۹۴ نمبر حاصل کر کے صوبہ سرحد کے طلباء و طالبات میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ طالبات میں ان کی پوزیشن دوسری ہے اور اپنے سکول میں اوّل آئی ہیں۔ اسی سکول کے طالب علم شوکت علی نے جو کہ پروین اختر کے بھائی ہیں ۷۴۰ نمبر حاصل کر کے سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ ہر دو بہن بھائی خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو دین و دنیا میں مزید ترقی سے نوازے۔

(وصی الدین احمد سیکرٹری مال تربیلا ڈیم)